بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی

ان اللہ قال صاحح کلمة ربک مسیحہ وما ترک من اولہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

[illegible] قادیان میں	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا میں شفا بینی غرض دارالامان میں
سلسلة الجدیدہ جلد ۱ نمبر ۱۳	۲۵ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علیٰ صاحبہا التحیة والسلام جمعرات ۲۹ جون ۱۹۰۵ء	سلسلة القدیم جلد ۴ نمبر ۲۱
ای جہاں منتظر خوش باش کامد آں نشاں	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

قیمت سالانہ

والیان ریاست ۲۰ روپیہ
معاونین ۵ روپیہ
[illegible]
[illegible]
عام قیمت ۲ روپیہ

اس سے زائد امداد کے طور جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دوچند ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر [illegible] اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدمے دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۰ جون ۱۹۰۵ء رؤیا۔ دیکھا کہ ایک بڑا دریا ہے جس میں سے کوئی چیز نکالی جس میں سے شعاعیں نکلتی ہیں اور ہمارے سامنے ہوئی جیسا کہ دریا بطور تحفہ کے کوئی چیز ہمارے آگے پیشکش کرتا ہے وہ چیز ہمنے لے لی تو وہ ایک ٹوپی تھی جسکو ہمنے سر پر رکھ لیا۔ اُس کے بعد دریا نے ایک اور چیز پیش کی جو ایک چغہ کی شکل میں تھی وہ بھی ہمنے لے لی +

فرمایا دریا سے مراد کوئی بڑا بادشاہ یا اُسی کی مانند کوئی اور ذی شان آدمی یا کوئی بڑا اہل علم و فضل و کمال ہوتا ہے اور اُس کے تحفہ دینے سے مراد حلقہ خادموں میں داخل ہونا یا معتقد ہونا یا مالی خدمت کرنا یا کسی غرض کے لیے رجوع لانا ہے وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ +

ڈائری

اَلْقَوْلُ الطَّیِّب

۲۸ جون ۱۹۰۵ء ایک [illegible] کی کہ جاپان میں تہذیب کی بہت ترقی [illegible] عیسائی لوگ [illegible] کی کوشش کر رہے ہیں کہ شاہ جاپانی [illegible] آریہ [illegible] الاحمدیہ میں جاپانی زبان [illegible] مدرسہ [illegible] اور جاپانی [illegible] سلسلہ حقہ کی [illegible] کوئی تجویز کی جاوے +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا [illegible] اور رسول کا آخری زمانہ اُنکے سلسلہ کی نصرت کا وقت ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوۃ کا پہلا [illegible] حصہ مصائب اور تکالیف میں گذرا تھا اور فتوحات اور نصرت کا زمانہ آپ کی عمر کا آخری حصہ ہی تھا۔ ہم بھی اپنی عمر کا [illegible] حصہ طے کر چکے ہیں اور زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اب خدا کے وعدوں کے پورے ہونیکے دن ہیں ہماری حالت وہ ہے کہ عدالت میں مدت سے کسی کا مقدمہ پیش ہے اور اب فیصلہ کے دن قریب ہیں ہمیں مناسب نہیں کہ اور طرف توجہ کرکے اس فیصلہ میں گڑ بڑ ڈالدیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اب اس فیصلہ کو دیکھ لیں۔ اس ملک میں جو جماعت طیار ہوئی ہے ابھی تک وہ بھی بہت کمزور ہے بعض ذرا سے ابتلا سے ڈر جاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے انکار کر دیتے ہیں

اور پھر بعد میں ہم کو خط لکھتے ہیں کہ ہمارا انکار دلی نہیں ہے۔ گویا ایسے لوگ اس آیت کی ذیل میں آجاتے ہیں مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِہٖ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَ قَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ۔ تاہم جبتک دلوں میں حلاوت ایمانی پورے طور سے بیٹھ جاوے وہ ایسا فعل نہیں کر سکتے فی الحال موجودہ معاملات میں ہی توجہ اور دعا کی بہت ضرورت ہے اور ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ اب معاملہ دور جانے والا نہیں ایسے معاملات میں آریوں کے ساتھ ہماری کوئی مناسبت نہیں ہو سکتی وہ قوم کو بڑھانا چاہتے ہیں اور ہم دنیا میں تقویٰ اور نیکی کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم آریوں کی نقل کرنا چاہیں تو اُن کی پیروی ہمارے لیے منحوس ہوگی اور ہمکو وحی کرنے والے گویا وہی ٹھہرینگے اگر خدا تعالیٰ جاپانی قوم میں کسی تحریک کی ضرورت سمجھے گا تو خود ہمکو اطلاع دے گا۔ عوام کیواسطے امور پیش آمدہ میں استخارہ ہوتا ہے اور ہمارے واسطے استخارہ نہیں جبتک پہلے سے خدا تعالیٰ کا منشا نہ ہو ہم کسی امر کیطرف توجہ کر ہی نہیں سکتے ہمارا دارومدار خدا تعالیٰ کے حکم پر ہے۔ انسان کی اپنی کی ہوئی بات میں اکثر ناکامی ہی حاصل ہوتی ہے اگر خدا چاہے گا تو اُس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا جو خود ہماری طرف توجہ کرے گا۔ اب آخری زمانہ ہے ہم فیصلہ سننے کے انتظار میں ہیں۔ ہاں سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ میں اپنی جماعت کے سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ دن بہت نازک ہیں۔ خدا سے ڈرتے [illegible] و ترساں رہو ایسا نہو کہ سب کیا ہوا برباد ہو جاوے اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنوگے تو خدا تم میں اور اُن میں کچھ فرق نہ کرے گا۔ اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کروگے تو پھر خدا بھی تمھارے لیے کچھ فرق نہ رکھے گا۔ عمدہ انسان وہ ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق چلے۔ ایسا انسان ایک بھی ہو تو اُسکی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا ساری دنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے۔ لیکن اگر ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور تو ایسا انسان منافق ہے اور منافق کافر سے بدتر ہے۔ سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اسبات کا خوف ہے۔ ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی اگر ہم اپنے آپکو درست نہ کرینگے تو ہم سب سے پہلے ہلاک ہوں گے اگر خدا نہ چاہے تو جاپان میں کیا رکھا ہے۔ ہاں زبان سیکھنے میں کوئی حرج نہیں دانشت آید بکار۔ اگر ہمیں خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکھنے کے آج ہی چل پڑیں۔ ہم ایسے معاملات میں کسی کے مشورہ پر نہیں چل سکتے خدا کے منشا کے قدم بقدم چلنا ہمارا کام ہے +

یکم جولائی ۱۹۰۵ء [illegible] بیماریوں کا ذکر تھا **فرمایا** طب مذہب بیماریوں کے دعا کے ذریعہ سے شفا کے متعلق ایسا ہے کہ جتنا میرے دل میں ہے اتنا میں ظاہر نہیں کر سکتا طبیب ایک حد تک چلکر ٹھہر جاتا ہے اور مایوس ہو جاتا ہے۔ مگر اسکے آگے خدا دعا کے ذریعہ سے راہ کھولدیتا ہے خدا شناسی اور خدا پر توکل اسی کا نام ہے کہ جو حدیں لوگوں نے مقرر کی ہوئی ہیں اُن سے آگے بڑھ کر جا پیدا ہو ورنہ آگر تو آدمی زندہ ہی مرجاتا ہے۔ اسی جگہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی شروع ہوجاتی ہے۔ مجھے ایسے معاملات میں مولوی رومی کا ایک شعر بہت پسند آیا ہے۔ ؎

ایکہ خواندی حکمت یونانیاں ہو حکمت ایمانیاں راہم بخواں

عام لوگوں کے نزدیک جب کوئی معاملہ یاس کی حالت تک پہونچ جاتا ہے تب خدا تعالیٰ اُنہیں کے اندر تصرفات شروع کرتا ہے اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔

دعا کے واسطے بہت لوگوں کے خطوط آتے ہیں ہر ایک کیلیے جو دعا کے واسطے لکھتا ہے دعا کرتا ہوں لیکن اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانا پر پہنچنے کے واسطے کسقدر توجہ اور محنت درکار ہے در اصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے

اخبار الامان

حضرت قدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ خدام ۲ جولائی ۱۹۰۵ء کو واپس شہر کے مکانات میں تشریف لے آئے ہیں کیونکہ ایکدو بارش ہوکر گرمی کا زور نہیں رہا۔

سردار فضل حق صاحب ضلع امرتسر اور بابو فخر الدین صاحب میانمیر۔ منشی فضل احمد صاحب جموں سے اور مستری وزیر الدین صاحب سجانپور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ حضرت مسیح موعود براہین احمدیہ حصہ پنجم لکھ رہے ہیں جسکے واسطے ایک اور کاتب میاں غلام محمد جو براہین احمدیہ کے زمانہ سے حضرت کی کتابیں لکھا کرتے ہیں بلائے گئے ہیں میاں غلام محمد حضرت کے بہت پرانے واقف ہونیکے سبب اُن بہت سی پیشگوئیوں کے گواہ ہیں جو براہین کے زمانہ سے لیکر واقعہ ہوئیں +

فند مطبع بدر احباب کی اعانت کا بہت محتاج ہے احباب توجہ کریں۔ قیمت جلد ارسال فرماویں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

درس قرآن شریف سے نوٹس

(سورۂ فرقان رکوع اوّل)

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۔ بہت برکت والا ہے۔ وہ خدا جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تاکہ لوگوں کے واسطے ڈرانے والا ہو

فرقان۔ اس شے کو کہتے ہیں۔ جو جدا کرنیوالی اور فیصلہ کرنے والی ہو۔ جس سے وہ باہمی مخالفت جو دو فریقوں کے درمیان ہو۔ اس کا فیصلہ ہو جائے کہ ان میں سے سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ ہر ایک نبی کو ایسا فرقان عطا کیا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرقان وہ واقعہ تھا جس میں فرعون اور اس کا لشکر دریا میں غرق ہو گئے۔ اور حضرت موسیٰ بمعہ اپنی جماعت کے سلامت بچ نکلے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرقان جنگ بدر کا دن تھا۔ جس دن کہ مخالفوں کی زبردست جماعت کے سرگروہ ہلاک ہوئے اور مسلمانوں کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ دلائل اور حجج نیرہ کا فرقان ہے۔ جو انبیاء اور ان کے متبعین کو عطا فرمایا جاتا ہے

نذیر۔ ایک دفعہ سارے جہان کو غارت نہیں کر دیتا۔ بلکہ چندوں کو اس وقت ہلاک کیا جاتا ہے تاکہ دوسروں کے واسطے خوف اور عبرت کا موقع ملے اس آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۔ یا معنے۔ فرقان اس واسطے نازل ہوتا ہے کہ دوسرے لوگوں کے واسطے ہدایت کا باعث ہو جائے جنگ بدر میں بڑے آدمی جو ہلاک ہوئے۔ ان کی تعداد قریباً آٹھ ہی تھی۔ مگر ایسا بڑا فرقان ہمارے دیکھتے ہوئے ہمارے ملک میں ہوا۔ الّا تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ دوسرے مشاہدہ کنندہ کو کوئی عبرت نہیں ہوئی یا ہوئی تو بہت ہی کم۔ غور کرو۔ وادی کانگڑہ میں جو بیس ہزار آدمی ہلاک ہوا ہے۔ وہ دوسروں کو ایک عبرت دلانے والا واقعہ ہے۔ نہ صرف ان لوگوں کو جو اس سلسلہ کے مخالف ہیں۔ بلکہ احمدیوں کو بھی اپنی حالت کی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہے

یہود کی ذلت اور ان کا سود اور بندر بننا بھی۔ ایسا واقع تھا۔ کہ لوگ اس سے عبرت پکڑتے مگر غفلت کے باعث وہ عبرت نہیں۔ غور کرو

فجعلناھا نکالاً لما بین یدیھا وما خلفھا وموعظۃ للمتقین۔ ترجمہ۔ پس کر دیا ہم نے اس قصہ یہود کو دہشت ان لوگوں کے لئے جو ان کے سامنے تھے اور پیچھے آنے والوں کیلئے اور نصیحت و وعظ متقیوں کیلئے

یہ فرقان کی دلیل دہریہ لوگوں کو بھی ہدایت کی طرف بلاتی ہے۔ کیونکہ اگر خدا کوئی نہیں تو کیا سبب ہے کہ دنیا میں ہمیشہ وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں۔ جو خدا کے مرسلین ہوتے ہیں اور عبادت الٰہی کا وعظ کرتے ہیں اور ان کے مخالف ناکام رہتے ہیں۔ اس سورہ شریف میں تمام مذاہب باطلہ کی تردید کی گئی ہے۔ چنانچہ اگلی آیت میں ان لوگوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جو کسی اور شے کو مظہر خدا بناتے ہیں۔ یا بت پرستی کرتے ہیں

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ۔ وہ جس کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمینوں کی اور جس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ اور جس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے۔ اور جس نے ہر شے کو پیدا کیا۔ اور پھر ہر شے کا ٹھیک ٹھیک اندازہ مقرر کیا آسمان و زمین سب جگہ خدا کی سلطنت ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس واسطے وہی ایک عبادت کے لائق ہے کسی اور کو معبود بنایا جاوے۔ تو باطل ہے۔ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا ۔ اس نے اپنا کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ اس میں عیسائیوں کی تردید ہے۔ جو مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۔ ہر شے کا وہی خالق ہے۔ اس میں آریوں کی تردید ہے۔ جن کا مذہب ہے۔ کہ خدا مادہ اور روح وغیرہ کا خالق نہیں۔ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا خدا نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ کیا معنے جیسا عمل کیا جاتا ہے۔ ویسا ہی پھل ملتا ہے۔ نیکی کرنے والا بد نتیجہ نہیں پا سکتا۔ اور بدی کرنے والا نیک نتیجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ سست آدمی چستی کا فائدہ نہیں پا سکتا۔ یہ مسئلہ تقدیر کا بڑی ہمت بڑھانے والا ہے اور انسان کو اعلےٰ مراتب پر پہنچانے والا ہے۔ افسوس ہے کہ جن لوگوں نے اس کے صحیح معنے نہیں سمجھے۔ وہ اس کو اپنی تمام کمزوریوں اور غفلتوں کی ڈھال بناتے ہیں۔ مسئلہ تقدیر کو مولوی رومی صاحب نے ایک رباعی میں خوب ادا کیا ہے۔ سہ

از مذاہب مذہب دہقان قوی اے مولوی
مذہب دہقان چہ باشد ہرچہ کشتی بدروی
گندم از گندم بروید جو ز جو
ہرچہ کشتی بدروی اے مولوی

سوال جبکہ خدا تعالےٰ انسان کے اعمال نیک و بد کو پہلے سے لکھ چکا ہے۔ تو پھر انسان مجبور ہے۔ کیونکہ ان میں کچھ کمی بیشی نہیں ہو سکتی

جواب۔ علم تابع معلوم ہوتا ہے۔ خدا کے علم نے ہمکو مجبور نہیں کیا کہ ہم یہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ ہمارے اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کے سبب خدا کو علم حاصل ہے۔ مثلاً استاد ایک لڑکے کی کم توجہی کے سبب امتحان سے پہلے کہہ دیتا ہے۔ یا لکھ دیتا ہے۔ کہ یہ لڑکا ضرور فیل ہو جائے گا۔ اور بعد میں وہ فیل ہو جاتا ہے۔ تو استاد کے کہنے یا لکھنے نے اس کو فیل نہیں کر دیا۔ بلکہ اس کی اس حالت نے ایک دانا استاد کو پہلے سے یہ علم دیدیا چونکہ خدا تو عالم الغیب ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہم کیا کریں گے۔ لیکن اس کے جاننے نے ہمکو مجبور نہیں کیا بلکہ ہمارا ایسا کرنا اس امر کا موجب ہوا تھا کہ خدا کو پہلے سے یہ علم حاصل ہو۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ۔ اور اس کے سوائے اور معبود اختیار کئے جو کچھ پیدا نہیں کرتے اور خود مخلوق ہیں۔ اس آیت شریف میں ان تمام ادیان باطلہ کی طرف اشارہ ہے جن میں خدا کے سوائے کسی اور کو معبود بنایا گیا ہے۔ اور یہ ایک بین دلیل اس امر کی ہے۔ کہ خدا کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ کیونکہ جس کو خلق کی طاقت نہیں وہ اپنی غیر مخلوق سے عبادت کرانے کا حق نہیں رکھتا ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع خدا تھا ان کا یہ مسئلہ بڑی آسانی سے طے ہو جاتا ہے۔ جبکہ سوال کیا جاوے کہ یسوع نے کیا پیدا کیا۔ پیدا کرنا تو جدا وہاں تو یہ حال ہے۔ کہ اپنے ہی شاگرد نے یہودیوں کے ہاتھ پکڑوا کر پھانسی دلوا دیا۔ اور اتنا نہ ہو سکا کہ ان پھانسی دینے والوں کو مار ہی دیتا کیونکہ خدا میں دونو طاقتیں ہیں۔ پیدا کرنا اور مارنا۔ خود عیسائی لوگ بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتے۔ کہ مسیح نے کچھ پیدا کیا تھا موجودہ انجیلوں نے تو عیسویت کا اور بھی بیڑہ غرق کیا ہے۔ کیونکہ ان میں لکھا ہے۔ کہ یسوع نے بہت رو رو کر دعا کی۔ کہ صلیب سے بچ نکلے۔ پر پھر بھی بچ نہ سکا

براہین احمدیہ

ڈاک ولایت

امریکہ کے شہر اوکلاہوما میں مسیحوں کا ایک خداوند پیدا ہوا اُسکا پہلا نام جان ایٹ کن ہے اور اُسکے ساتھ اُسکا بیٹا کی نام ہے جس کے متعلق دعوے کیا گیا کہ یہ مجھ خداوند کا بیٹا ہے یہ صلیب دیا جائے گا اور تیسرے دن کے بعد جی اُٹھے گا - ان کے ساتھ دو اور تھے شارپ صاحب اور شارپ صاحب کی بیوی ان کے متعلق دعوے کیا گیا کہ آدم اور حوا ہیں - پولیس نے سب کو گرفتار کر کے جیلخانہ میں ڈالدیا ہے - خدا کا دعویٰ کرنے والے اور خدا کے اکلوتے بیٹے بننے والوں کا ہمیشہ یہی حال ہوا کرتا ہے - امریکہ کے عیسائیوں نے اگر اپنے نئے خداوند کیساتھ یہ سلوک کیا ہے تو کچھ اچنبھے کی بات نہیں - اپنے خداوندوں کا یہی حال ہوا کرتا ہے (ٹرتھ سیکر)

جرمنی کے مشہور پروفیسر گنکل صاحب نے ایک کتاب یا مضمون پر لکھی ہے کہ مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کا قصہ ایک جھوٹی کہانی ہے جس کا کوئی ثبوت تاریخی علمی یا عقلی نہیں مل سکتا ہے - پروفیسر صاحب نے ثابت کیا ہے کہ خود مسیح کے حواریوں کا بھی یہ ایمان اور عقیدہ نہ تھا کہ مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہے - اس قسم کا قصہ بابل سے پرانے بتوں دیوی دیوتاؤں کے متعلق بہت رائج تھا اس واسطے یسوع کو عظمت دینے کے لیے یہ قصہ اُسکی طرف بھی منسوب کر دیا گیا - عیسائی صاحبان کو مناسب ہے کہ پروفیسر کی تصنیف کو بغور پڑھکر اس بیفائدہ عقیدہ کو چھوڑ دیں اور جھوٹے کفارہ پر بھروسہ کرکے دنیا داروں کے لیے گنہگاری کا دروازہ نہ کھولدیں - (ٹرتھ سیکر)

امریکہ کے ایک بشپ صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ غلامی کا مسئلہ دراصل بائبل کا مسئلہ ہے اور وہ لوگ جو غلامی کی مخالفت کرتے ہیں ایک بڑا گناہ کرتے ہیں - بشپ صاحب نے بائبل کے مقدس کلام سے اپنے دعوے کو ثابت کر دیا ہے اور یہی سبب ہے کہ عیسائی قوموں میں ایسی بُری طرح غلامی کا رواج اسقدر عرصہ تک قائم رہا ہے

بائبل

یہ مفصلہ ذیل خطبہ ڈاکٹر سیمون نے جو امریکہ کا ایک مشہور پادری تھے - سال گذشتہ میں ۸ مئی کو پڑھا تھا) یہ خطبہ ولایت کے ایک اخبار سے جو حال میں ہمارے پاس آیا ہے ترجمہ کرکے ہم چھاپتے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ یورپ اور امریکہ میں بائبل کی کیا قدر ہو رہی ہے اور ہمارے بھولے بھالے ہندو صاحب لوگوں کو کس پھندہ میں پھنسایا جاتا ہے *

دیکھو بائبل میرے ہاتھ میں ہے پہلی بات جو میرے دل میں آتی ہے یہ ہے کہ یہ کتاب ایک کتاب نہیں ہے یہ ۶۶ چھوٹی چھوٹی کتابیں ہیں اور آرام کے واسطے انکو ایک جگہ ایک جلد میں کر دیا گیا ہے - یہ کتابیں مختلف مصنفوں نے مختلف وقتوں میں قریباً ایک ہزار برس کے عرصہ میں لکھی تھیں اور مختلف مصنفوں نے ایکدوسرے کا کچھ خیال نہیں کیا * سب سے پرانی کتاب جو ہم مسیح سے آٹھ سو برس پہلے کی لکھی ہوئی ملتی ہے یہ چھوٹے نبیوں میں سے ایک ہے جو تاریخ کے یقینی دلائل سے بھی ثابت ہوتا ہے کم از کم موسیٰ کی پانچ کتابیں جس شکل میں لکھی ہوئی ہمارے پاس موجود ہیں یہ تخمیناً پانچ چھ سو برس پہلے سے زیادہ پرانی نہیں ہو سکتیں (حالانکہ موسیٰ مسیح سے پندرہ سو برس پہلے گذرے تھے) اب سوال یہ ہوگا کہ موسیٰ کی کتابیں کس نے لکھی تھیں؟ کسی آدمی کو ذرا بھی علم نہیں کہ اسکا مصنف کون تھا - ان کتابوں میں دنیا کی فرضی پیدائش - قدیم اولوالعزموں کی تاریخ - بنی اسرائیل کا مصر میں قید ہونا اور پھر مصر سے نکلنا کنعان فتح کرنا اور قانون بنانے کا ذکر ہے * جب ہم ذرا آگے چلتے ہیں تو چند فرضی تاریخی کتابیں بائبل میں ملتی ہیں جنمیں قاضیوں سلاطین - بنی اسرائیل کے جنگوں اور ان کے قید ہو جانے کے وقت تک کا ذکر ہے کیونکہ یہودی ایک چھوٹی قوم تھی اور تھوڑے عرصہ کے واسطے اپنے بادشاہوں کی سلطنت کے نیچے رہے پھر ہم (ایوب) کی عجیب کتاب پاتے ہیں جو بالکل کسی گمنام آدمی کی تصنیف ہے یہ خدا کے انصاف کی روشنی میں انسانی روح کے مشکلات کے مسئلہ پر بحث کرتی ہے کس نے اسکو لکھا؟ کوئی آدمی نہیں جانتا - کیا یہ کتاب کسی سوال کو حل کرتی ہے؟ ہرگز نہیں - یہ صرف اُس وقت کی اعلیٰ درجہ کی عقلی روشنی سے اس مسئلہ پر بحث کرتی ہے *

پھر زبور ہے جو بنی اسرائیل کے گیتوں کی بڑی کتاب ہے جب میں بچہ تھا تو مجھے پڑھایا گیا تھا کہ یہ تمام حضرت داؤد نے لکھی ہے - آج یہ خیال ہے کہ داؤد کا اس میں بہت تھوڑا سا حصہ ہے اور ہم اس بات کو بھی نہیں جانتے کہ فی الواقع داؤد کا اس کے ساتھ کچھ تعلق بھی ہو - یہ گیتوں کی ایک کتاب ہے جو ایک بڑے لمبے زمانہ میں بے تعداد گمنام مصنفوں نے لکھی ہے اور بعد میں کسی نے ان نظموں کو جمع کر دیا اور بائبل کی تمام کتابوں کا یہی حال ہے *

یہ لوگ رسول ہیں پیشگو نہیں ہیں قریباً کسی معاملہ میں بھی رسولوں نے کبھی خاص طریقہ سے پیشگوئی کرنے کا دعوے نہیں کیا فی الحقیقت وہ بڑے بڑے اصول بتلاتے ہیں اور لوگوں میں مشتہر کرتے ہیں کہ اگر وہ ان عمدہ اصولوں کی پیروی کرینگے تو ایسے نتیجے ضرور پائینگے وہ پیشگوئی کرنے والے نبی نہیں ہیں بلکہ صرف واعظ ہیں *

اس کے بعد جعلی کتب ہیں جنکو ہم ابھی بائبل کا حصہ نہیں سمجھتے - پھر نیا عہدنامہ یعنی انجیل ہے اعمال کی تاریخی کتاب - یسوع کی سوانح عمریاں اور آخر میں مکاشفات کی کتاب ہے *

اب اس مقام پر جب آپ کو توجہ دلائی جا سکتی ہے ہول کو قریباً ہر ایک کتاب کسی گمنام آدمی نے لکھی ہے بہت سی کتابیں ہیں جن کی بابت ہم کچھ نہیں جانتے کہ ان کتابوں کو کس نے لکھا کس جگہ اور کس زمانہ میں؟

یہی حال توریت کا ہے اور یہی حال انجیل کا ہے بائبل ایک محدود اور خاص کتاب نہیں ہے یہ ایک چھوٹی سی لائبریری ہے - یہ کتابیں صرف آرام کے واسطے ایک جلد میں جمع کی گئی ہیں اور کسی آدمی نے کام کبھی کسی الہام اور علم الٰہی سے نہیں کیا -

اور دوسری بات جس کی طرف توجہ کرنی چاہیے یہ ہے کہ سولھویں صدی سے پہلے بائبل کی بابت مذہب کی طرف سے کوئی قانون شائع نہیں کیا گیا تھا اور جب قانون بنا تو انھیں پرانی باتوں کو قبول کیا گیا اور یہ کتابیں خدا کے حکم سے یا کسی خاص آدمی کے حکم سے جمع نہیں کی گئیں - یہ کتابیں عام لوگوں نے اٹھا کر ایک جگہ جلد میں کر دیں -

فاضل لوگ یقین کرتے ہیں کہ وہ اب بھی علیحدہ علیحدہ ہو سکتی ہیں - بعض کتابیں یقیناً اس مجموعہ سے اعلیٰ ہیں اور انجیل میں بعض کتابیں ایسی ہیں کہ کسیکو انکے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے - انجیل میں ایک آیت ہے جس کیطرف بعض دفعہ اشارہ کیا جاتا ہے کہ اسکے کچھ معنی مروج انجیل کی کتابوں کی آخری کتاب مکاشفات نہیں ہے یہ کتاب محض بیہودہ ہے اور نہ اسکو کوئی سمجھ سکتا ہے اس کے مصنف نے اُس آدمی پر لعنت کی ہے جو اس کتاب میں سے کچھ نکالے یا داخل کرے - لیکن یہ

بات مکاشفات کے متعلق ہے یعنی وہ پولوس
انجیلوں کے مصنفوں یا پُرانے عہدنامہ کی بابت
کچھ نہیں کہتا وہ صرف اسی کتاب کی بابت بیان
کرتا ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ یہ کتاب غلطی سے
پاک ہے یا وحی سے لکھی گئی ہے وہ صرف اُس
آدمی کو لعنت کرتا ہے جو اس کتاب میں دخل
دے جیساکہ شیکسپیئر اس آدمی کو لعنت کرتا ہے
جو اسکی ہڈیوں میں بیجا دخل دے۔ اب بائبل
غلطی سے پاک ہونے اور وحی سے لکھا جانے کا
دعوے نہیں کرتی۔ اب ہم کتاب کو آزادی سے
کھولتے ہیں کہ وہ ہمارے کس کام کی ہے۔ اور مجھے
کہنے دیجیے کہ آپ لوگوں کو اسطرف توجہ دلانا
کہ بائبل غلطیوں سے پاک نہیں ہے اور یہ عیب
الہام نہیں ہے یہ ایک فضول کام ہے کیا ہم عقلی
طور پر فرض کرسکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غلطی
سے پاک الہام نازل کرنے کی کوشش کی؟ چند
سال گذرے ہیں کہ میں ایک پریسبٹیرین
پادری کے ساتھ باتیں کررہا تھا جو ایک
بڑے شہر کے گرجہ کا پادری ہے اوس نے کہا اگر
میں یقین کروں کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی غلطی سے
پاک کتاب دنیا کو دی ہے تو میں بالکل بے دل
اور بے حوصلہ ہو جاؤں گا اور میں خیال کروں گا
کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی طرح دنیا کی چیزوں پر
اپنا قبضہ چھوڑ دیا ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ نے کبھی
کوئی ایسی کتاب دی تو وہ یقیناً اب ہمارے پاس
نہیں ہے" یہ اسکی رائے ہے اور یہ ہر ایک دانا
آدمی کی رائے ہے فقط۔

قرب قیامت

زمانہ زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ آخری زمانہ
ہے اور قیامت قریب ہے۔ عیسائی لوگ کہتے ہیں
کہ مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے بلکہ تھوڑا عرصہ
ہوا ایک عیسائی نے ایک ضخیم کتاب اس مضمون پر
لکھی تھی اور اسبات پر بڑا زور دیا تھا کہ اگر مسیح
سنہ ۱۸۹۶ء میں نہ آجائے تو بائبل جھوٹھی۔ جس قدر بھی
طرز آمد مسیح کے عیسائی قائل ہیں اُس حساب سے
تو بائبل کئی دفعہ جھوٹھی ہو چکی اور آئندہ کئی دفعہ
ہو چکی گی۔ مگر سچ یہ ہے کہ یہی دن مسیح کی آمد کے
ہیں جس کے آنکھ ہو وہ دیکھے اور جس کے کان ہوں
وہ سُنے۔
مسلمان کہتے ہیں یہی مہدی کا وقت ہے۔ ہندو کہتے
ہیں یہی کلنک اوتار کا سماں ہے۔ ان سب سے
عجب یہ ہے کہ فلاسفر اور مادی لوگ بھی پکار اُٹھے
ہیں کہ زمین کے خاتمہ کا وقت ہے۔ ذیل میں ہم
چند اک شہادتیں درج کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔
ولایت کا مشہور فلسفی للسڈ کیلون کہتا ہے دنیا کا
اختتام ۴۴۳۱ سال کے بعد ہو جائے گا جبکہ زمین
سے کل اکسیجین خرچ ہو جائے گی اور انسان دم گھٹکر
فوت ہو جائیں گے۔ ان کے حساب میں ۲۴ من لکڑی
جلنے سے ۴۸ من اکسیجین نکلتا ہے اور زمین میں
جس قدر اکسیجین ہے وہ ۴۴۳۱ سال میں خرچ
ہو جائے گا اور کل ہوا کاربولاک ایسڈ گیس
سے بھر جائیگی۔
امریکہ کے نیکولا ٹیسلا نامی فلاسفر کی رائے ہے کہ اس
وقت آسمان میں ایک بڑی بھاری بجلی کا مجموعہ بن رہا
ہے جس کے چھوٹنے سے تمام دنیا خاکستر ہو جائیگی
فرانس کا ایک مشہور جوتشی کہتا ہے کہ بیلا نامی ایک
مشہور ستارہ جب زمین پر گرے گا تو اُس کے ٹکرانے
سے زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی جسطرح دو ریل گاڑیاں
فی گھنٹہ ۵۶۸ میل چلیں اور آپس میں ٹکر کھائیں
وہی حالت زمین کی بیلا سے ٹکرانے سے ہوگی۔
ملک اسپین کے نامی فلاسفر اگھارٹ کا قول ہے کہ
۵۶ سال بعد دو ستارے زمین پر گرینگے جن کے زور سے
زمین اپنی جگہ سے کھسک جائے گی جو تجارات ہیں وہ
بالکل نابود ہوں گے ... ۳۰ سال میں دنیا کی آبادی
دگنی ہو گئی ہے اسطرح اگر آئندہ ..۴۰ سال میں آبادی
دگنی ہو جائے گی تو مکمل خوراک کا ملنا ناممکن ہوگا اور
بیماریاں بڑھیں گی۔
گرینڈ ایلنڈ کی رائے میں زمین پر انسانوں کا بوجھ
بہت پڑتا ہے اس سے زمین کے اندر پگھلی ہوئی دھاتیں
باہر آپڑیں گی اور زمین تباہ ہو جائے گی۔
ویسن کہتا ہے کہ زمین میں گرمی کم ہوتی جاتی ہے
اور تمام پانی برف بنکر دنیا کو گھیرے گا اور مخلوقات
فنا ہو جائے گی۔

تحقیق الادیان

طوفان نوح

ملک امریکہ کی ریاست مچیگن کے شہر بنٹن ہاربر میں ایک صاحب
بنجمن نامی مدعی ہوئے ہیں کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ حضرت
نوح کے زمانہ کا سا ایک بڑا طوفان آنے والا ہے جس سے
تمام دنیا غرق ہو جائے گی اسواسطے ضرورت ہے کہ ایک بہت
بڑی کشتی طیار کرائی جائے اور اسمیں تمام مومن سوار
ہو جاوینگے کیونکہ طوفان کا وقت بہت قریب ہے۔ چنانچہ
مسٹر موصوف ایک کشتی بنا رہے ہیں اور ہر ایک قسم کے
جاندار کا ایک ایک جوڑا بہم پہنچانے کی کوشش میں لگے
ہوئے ہیں۔ ایک ہاتھی خریدنے کا بھی انتظام کیا جا رہا
ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب آسمان سے انتشار روحانیت
کا زمانہ آتا ہے تو کشوف والہامات کا سلسلہ بھی وسیع
ہوکر تھوڑا بہت سب جگہ اُسکے آثار نمایاں ہوتے ہیں
اور ممکن ہے کہ مسٹر موصوف کو زمانہ کی ضرورت کے مطابق
کسی طوفان اور کشتی کا نظارہ دکھلایا گیا ہے لیکن بسبب
نہونے معرفت علوم لدنی اور علم تعبیر رویا سے ناواقف
ہونے کے باعث مسٹر موصوف نے اصل حقیقت طوفان
اور کشتی کو نہیں پایا۔ مسٹر موصوف کو اصل حقیقت سے
آگاہ کرنے کے واسطے ہمنے ان سے خط و کتابت شروع
کی ہے۔ اللہ ان لوگوں کی آنکھیں کھولے اور ان کو ہدایت
کے راہ پر لاوے کہ وہ سب چیزوں پر قادر ہے اور تمام دل اُسکے
ہاتھ میں ہیں۔

ڈوئی۔ ہمارے احباب ڈوئی کے نام سے بخوبی
واقف ہیں جس نے امریکہ میں دعویٰ نبوت کیا ہے اور یسوع
کو خدا مانتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
نے دوبارہ اُسکو اپنے مقابلہ میں بلایا ہے مگر اُسکو جرأت
نہیں ہوسکی کہ آپ کی تحدی کا جواب دیسکے۔ باوجود مقابلہ
میں نہ آنے کے بھی اُس نے ایک بڑی ذلت اُٹھائی ہے
یعنی اُسکا ولد الزنا ہونا عام اخباروں میں چھپ چکا ہے
اُس کے باپ نے بھی اس امر کی اپنے خطوط کے ذریعہ سے اخبارات
میں اطلاع دی ہے کہ میرے اس بیٹے کی پیدائش جائز نہ تھی
اور اس کے ثبوت میں اُس نے کاغذات بھی پیش کیے ہیں
باوجود اس کے ابھی بہت سے لوگ اُسکے ساتھ ہیں اور
اُس نے ایک بڑا شہر بنایا ہے اور ایک بڑا کارخانہ جاری
کیا ہوا ہے چونکہ وہ اس زمانہ میں مطابق قدیم عادت کے خدا
کے سچے نبی کے مقابلہ میں ایک جھوٹا نبی کھڑا ہوا ہے اسواسطے
ضرور ہے کہ اُسکے حالات سے آگاہی رکھنے کے واسطے اُسکا اخبار
منگوایا جاوے۔ مخدومی مکرمی بابو نذیر الدین صاحب
بہامو ملک برہما نے اُسکے اخبار کی ایک سال کی قیمت اپنے
ذمہ لی ہے اللہ تعالیٰ اُنکو جزائے خیر دے۔ اخبار کیواسطے
قیمت ارسال کردی گئی ہے اور خط لکھا جا چکا ہے۔ امید ہے
کہ دو ماہ تک اُسکا اخبار آنا شروع ہو جاوے گا اور پھر اُسمیں سے
مناسب حالات ہدیہ ناظرین کیے جایا کریں گے۔

ریویو

حیرت کی حیرانی۔ ناظرین اخبار بدر مرزا حیرت دہلوی اور بھائی جان منشی عبد العزیز صاحب کلرک دفتر نہر دہلی سے بخوبی واقف ہیں۔ کیونکہ اس اخبار میں بہت عرصہ تک مسلسل مضامین منشی صاحب موصوف نے حیرت کی بیہودہ گوئیوں کو شائقین پر اچھی طرح ظاہر کرنے کے واسطے اپنے تمام مضامین کو کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے جس کا پہلا حصہ عمدہ کاغذ پر مطبع المنصور دہلی میں باہتمام بابو محمد اسمعیل صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی خوش خط اور موزوں [illegible] چھپ کر ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اس کتاب میں منشی صاحب نے حیرت کے تمام [illegible] اعتراضات کا جواب حیرت کی اپنی تصانیف کے ذریعہ سے ایسی عمدگی سے دیا ہے کہ مخالف کے واسطے سوائے مبہوت ہو جانے کے اور کوئی بات باقی نہیں رہی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ حیرت کا نام پہلے ہی سے جو حیرت رکھا گیا تھا۔ وہ اسی دن کے لئے تھا۔ کہ خدا کے مسیح کے مقابلہ میں شوخی کرتے ہوئے اس مسیح کے ایک خادم سے ایسی منہ کی کھائے کہ حیرت [illegible] ہو کر رہ جاوے۔ اس جگہ میں اس کتاب کے مضامین میں سے چند ایک کے عنوان درج کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین کو اس کی دلچسپی سے آگاہی حاصل ہو

حضرت مسیح موعود سے ہمارا تعلق
حیرت صاحب سے ہمارا تعلق
سبب تالیف رسالہ ہذا
حیرت صاحب کی مخالفت کے دو حصے
حیرت صاحب کے دعاوی کی حقیقت
حیرت کا مجددیت سے انکار
ندیں کالم اور تاریک کالم
کرزن گزٹ کا جواب
سرسید کے متعلق حیرت کی انسانی کمزوری
شمس العلماء حالی صاحب پر حیرت کی انسانی کمزوری کی نظر عنایت
شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد صاحب پر حیرت کی انسانی کمزوری کی نظر عنایت
حیرت کو پانسو روپیہ کا انعامی چیلنج

یہ کتاب ۱۵۲ صفحہ پر ہے۔ اور ایک ہزار چھاپی گئی ہے۔ جن میں سے نصف تعداد کو مصنف نے مفت تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اپنے لئے کسی ذاتی منافع کا حصہ نہیں رکھا۔ اس کتاب میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ باوجود اس کے مصنف صاحب کو حیرت کیساتھ انتہا درجہ کی ذاتی واقفیت تھی پھر بھی اس علم سے کچھ کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ سارا مباحثہ میاں حیرت کی تحریری شہادتوں کے ذریعہ سے نبھایا گیا ہے۔ اس کتاب کی قیمت صرف ۵ [illegible] رکھی گئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب کثرت سے اس کی خریداری کی طرف توجہ کریں گے۔

کرشن اوتار۔ کسی سابق پرچہ میں احباب ماسٹر عبد الرحیم صاحب کا نام پڑھ چکے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے اودھ کے علاقہ جات میں ملازمت کے سبب وہاں کی ہندی زبان میں خوب مہارت حاصل کی ہے چونکہ اس علاقہ میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ بہت کم ہوئی ہے اس واسطے ماسٹر صاحب موصوف کو دلی جوش ہے کہ خاص ہندی زبان میں الٰہی سلسلہ کی باتیں ان لوگوں کو پہنچائی جائیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی ان کو اس امر کے واسطے تاکید کی ہے۔ سردست ماسٹر صاحب نے ایک ہندی نظم بنام کرشن اوتار لکھی ہے جو کہ چھپ کر شائع ہو گئی ہے۔ اور جس کی قیمت ماسٹر صاحب نے [illegible] رکھی ہے۔ لیکن جو صاحب ان کو [illegible] کر کے بذریعہ ڈاک طلب کریں گے۔ ان کو مفت بھی بھیجی جاوے گی۔ درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحیم۔ احمدی سیکنڈ ماسٹر اکونہ۔ ضلع بہرائچ۔ اودھ۔ مصنف رسالہ ہذا آنی چاہئیں۔ اس جگہ ہم اس کتاب میں سے ایک دو شعر بطور نمونہ کے نقل کرتے ہیں

ہمرے احمد کرشن۔ اوتار را
اسی طرح ہمارے احمد کرشن اوتار نے
لیکھرام ساڈشٹ پچھاڑا
لیکھرام جیسے بدزبان کو پچھاڑ دکھایا
بھگتن پہ جو کرپا کینی
اہل اسلام پر جو مہربانی کی
آتھم مرت پہ دکھشا دینی
تو آتھم عیسائی کی موت کا نشان دکھایا اور اہل اسلام کو فتح ہوئی

چراغ مسیح۔ اس نام کی ایک اردو نظم مولوی غلام داور صاحب المتخلص بہ راجی ساکن پٹیالہ نے تصنیف کر کے قادیان میں چھپوائی ہے۔ یہ نظم ۲۸ صفحہ کی ہے اور تین حصوں پر منقسم ہے۔ اوّل و سوم حصہ میں وفات مسیح اور اثبات دعاوی حضرت مرزا صاحب اور دوسرے حصہ میں حضرت عیسیٰ کے آسمان پر چڑھنے کی تردید بلفظ نزول وغیرہ کی تشریح ہے اس رسالہ کی قیمت [illegible] ہے اور ذیل کے پتہ پر مل سکتی ہے

شیخ شہاب الدین خلف شیخ غلام داور صاحب سنوری۔ سررشتہ دار۔ سردار بہادر علی صاحب۔ پٹیالہ

کلمۃ الفصل۔ موضع راجیکی ضلع گوجرات میں ہمارے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ہیں مولوی صاحب موصوف نے کسی استاد کے پاس بیٹھ کر علوم عربیہ کی تحصیل نہیں کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو کمال محبت کے ساتھ مطالعہ کرنے سے ان کو عربی علم ادب میں خداوند تعالیٰ نے ایسی لیاقت عطا فرمائی ہے کہ اس سلسلہ کا مخالف مولوی کیسا ہی جرأت کیوں نہ ہو۔ اگر ان کے علاقہ میں چلا جاوے۔ تو وہ اس کو ایک دو عربی خط لکھ کر ایسا مبہوت کر دیتے ہیں کہ اس بیچارے کو بھاگ جانے کے سوائے کوئی چارہ نہیں رہتا۔ مولوی صاحب موصوف نے متعدد نظمیں عربی فارسی اور اردو پنجابی میں تصنیف کی ہیں۔ حال میں انہوں نے ایک چھوٹا سا رسالہ بزبان عربی نثر تصنیف کیا ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کی تائید میں دلائل مخالفین کے سامنے پیش کئے ہیں۔ یہ رسالہ معہ اردو ترجمہ کے شیخ صاحب عبد المجید نے چھپوا کر قادیان میں شائع کیا ہے۔ اور قیمت [illegible] رکھی ہے بیس صفحہ کا رسالہ ہے۔ اور ساتھ ہی مولوی صاحب موصوف کی تصنیف کردہ ایک عربی نظم بھی ہے جس میں سے ہم پہلے دو شعر بطور نمونہ کے نقل کر دیتے ہیں۔ احباب کو مناسب ہے کہ اس کتاب کی متعدد کاپیاں خرید کر کے پہنچنے والی کی اعانت فرما دیں

جاء المسیح امامکم موعودکم
مسیح جو تمہارا امام موعود تھا۔ آگیا
منکم لیھدیکم ویصلح بالکم
جو تم میں سے ہی آیا تا تمہاری رہنمائی و اصلاح کرے
ھذا الذی کنتم تنتظرونہ
یہ وہی ہے جس کا تمہیں انتظار تھا
اذ جاءکم لا تؤمنون فما لکم
جب وہ آگیا پھر تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اسے نہیں مانتے

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در بیان فوائد ظہور مسیح موعود علیہ السلام

جہاں میں کون ہے اسلام کا جو ہو غمخوار
سوائے ذات جناب امام خوش کردار
جناب حضرت مہدی غلام احمد نام
ہیں جن کے تیغ قلم سے عدو سدا خونخوار
وہی ہیں حضرت عیسیٰ ابن مریم معصوم
دعا سے جن کی ہے اک دم میں صحت بیمار
فلک سے لانے میں تشریف اُن کے شک کیا ہے
نہ اس میں شک کہ فرشتوں پہ آئے ہیں وہ سوار
زباں سے ہو نہیں سکتا بیان وصف جمیل
نہیں ہے آپ کے اخلاق فاضلہ کا شمار
خبر یتیموں کی رکھتے ہیں درد دل سے مدام
ہر ایک مریض پہ جاتے ہیں دن میں سو سو بار
یہ پند دلکش و شیریں بوعظ پر تاثیر
بنا یا خلق کو خالق کا خاص تابعدار
سُنا کے رحم سے حسب حکم مبشر و منذر
کیا ہے خفتۂ غفلت کو جا کے سو بیدار
حیات بخش ہے نثر اور نظم روح افزا
ہیں ان کی جملہ تصانیف مطلع الانوار
نہیں ہے طبل محمدؐ کی اور کوئی غرض
مگر حمایت دین رسول ہے درکار
ظہور حضرت والا سے جب نہیں تھی خبر
صباح روز جہاں میں تھی ظلمت شب تار
فقیر وہ تھے کہ رکھتے تھے اہل شرع سے بغض
جو اہل شرع تھے سنتے تھے طعنہ و سنار
خفی سمجھتے تھے صوم و صلوٰۃ باطن میں
بظاہر اُن کو ادا کرنے میں تھا سخت انکار
عبادت اپنے لیے بس تھیں راگ کی محفل
بدوں رقص و سرود اپنا کچھ نہیں تھا کار
عجب طرح تھی پراگندہ حالت توحید
ہر ایک زبان پہ تھا نعرۂ انا الغفار
کلام پاک مسیح زماں سنا جب سے
نماز و روزہ میں پایا ہے لطف سے ہزار
کتاب حق کی معارف کا آج ہے اعلان
تمام راز احادیث کا ہوا اظہار
ہوئے ہیں عقدہ لاحل جو تھے وہ اکثر حل
امام وقت نے کیا منکشف کیے اسرار
غریق بحر محبت ہیں عاشقان خدا
ہوں کیوں نہ اپنے وسیلہ پہ بار جان نثار
خزاں رسیدہ باغ جہاں میں ایسا شجر
کہ جس کے سایہ میں خلق خدا ہو برخوردار
مقابل اسکے دکھاؤ تو ایک بھی گلبن
جو ہووے گلشن گیتی میں رونق گلزار
عبث ہے دلمیں ترے اے عدو بدکردار
تمیز رتبہ ابرار میں ہزار اصرار
گل ریاض رسول محمدؐ عربی
عدو دیں کی نگہ میں اگر ہیں جوں خار
تو ایسے پاک کے اعدا کا کچھ علاج نہیں
بدون اس کے کہ مر جائیں کھا کے سم الفار
شعاع نور سے نہ ہاتھ آئے چشم کور کو کچھ
وہ نور دیکھ رہے ہیں جو ہیں اولی الابصار
قسم ہے دیدۂ روشن کی سمجھو اے ضعف
یہ شپرک کا گنہ ہے یا مہر پُر انوار
کوئی بھی اس کا خدا نے نہ بھیجا کشتیباں
کہ جس نے سامنے تیرے کیا نہ شکوہ یار
اگر تو سچ نہیں کہتا ہے آج اے حق پوش
تو کل کو کہنا پڑے گا تجھے بروز شمار
بجائے اس کے کہ خم ہو تو بار احسان سے
کھڑا ہے ٹھونک کے خم منہ میں گالیاں ہیں ہزار
سدا مقابلہ آرا ہے اپنے محسن سے
نرالی وضع کا دیکھا ہے تجھے تو دیندار
حیات حضرت عیسیٰ تو مان لیں ہم بھی
مگر ہے اُسکے لوازم کا کون ذمہ وار
سنیں گے صادق و کاذب کی گفتگو پھر ہم
حیات و موت کا تم پہلے طے کرو تکرار
بلا سے تیری اُلٹ جائے دفعۃً ہستی
ہے تیرے ذہن میں آساں عقیدۂ دشوار
وہ ہوگا داخل جنت بجا دامان رسول
نہیں جو کشتہ تیغ محبت اغیار
نہیں ہے حصر کتب خوانی پر خدا بینی
وہ آنکھیں اور ہیں جسکو عطا کرے سرکار
غرور علم کی گرمی سے ایک پردہ خشک
نظر کے سامنے ہوتا ہے حائل دیوار
یہی سبب ہے کہ علما ہیں حق سے روگرداں
بچارے خشک دماغی نے کر دیے لاچار
مقام حب خدا میں ہے اُن کا علم مقیم
خدا و علم میں اُن کے بھی تو ہے تکرار
عذاب دیکھ عزازیل پر بہ ترک عمل
عمل بغیر ہیں سب علم موجب آزار
جو علم پڑھتے ہیں ہوتے ہیں سنگدل ظالم
پڑھوں نہ کس لیے اُس علم سے میں استغفار
یہ کیسی تیز کیے رکھتے ہیں معاذ اللہ
نیام معنی قرآں میں ظلم کی تلوار
بڑھی ہے اُن میں کہاں تک قساوت قلبی
کہ خون بندۂ مولا سے کچھ نہیں انکار
لگایا پہلے تو قتل حسین پر فتوے
کیا دلیر اُنھوں نے یزید بدکردار
یہی گروہ تھا خونریز سرمد تبریز
یہی تھے سید عبد اللطیف کے خونخوار
بخوف حاکم وقت اب تو بیٹھے ہیں نچلے
نہیں تو اُن کے لیے تھا حرام صبر و قرار
مثال دُنبل عسرالبرہ ہے منفجر
حسد کا اُن کے جو دل میں ہے پُر مواد بخار
الٰہی رکھیو سلامت تو اس حکومت کو
کہ جس کے سایہ میں خوش ہے امام نیکوکار
تو اپنے لطف سے کر رحم آپ علماء پر
عمل کی بخشدے توفیق ان کو اے غفار
یہ خشک علم کے پنجہ سے ہیں شکنجہ میں
تو ان کا اپنے کرم سے یہ دور کر آزار
کہ جائیں قادیاں دار الامان میں خوش ہوکر
یہ نور مرد خدا سے ہوں فائز الانوار
فدا ہے نام مسیح الزماں پہ یوں قرباں
کہ اس سے ہوتی ہے خوش روح احمد مختار

(سید قربان علی شاہ بالیر کوٹلوی)

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ نام نہیں ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقع بنجاتا ہے۔ لہذا التماس ہے کہ ہر ایک صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور لکھیں تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔ تاریخ اشاعت ۵۔ جولائی ۱۹۰۵ء